یا علیؑ مرشدی و مولائی

یا علیؑ مرشدی و مولائی، تیری حد فکر لا نہیں پائی

جب کوئی گردشِ حیات نہ تھی، جز خدا اور کوئی ذات نہ تھی
بات تب کی ہے جب یہ بات نہ تھی، تو نے بانٹی خدا کی تنہائی

زندگی کا تو ہی کنارا ہے، سب کی ہستی کا تو سہارا ہے
انبیاء نے تجھے پکارا ہے، سب کی تقدیر تو نے پلٹائی

کوئی بھی حدِ انتہائی ہو، ربِ اکبر کی وہ بڑائی ہو
یا وہ تکبیرِ کبریائی ہو، سب تری ذات میں سمٹ آئی

ہے فرشتوں کی بھی یہ جائے اماں، اِس سے آگے میں اور جاؤں کہاں
عرش بھی لگ رہا ہے پست یہاں، تیرے در کی ہے اتنی اونچائی

رازِ اللہ کا ہے تو ہمراز، تجھ پہ ہے خالقِ ازل کو ناز
تیری آواز رب کی ہے آواز، تیری بینائی رب کی بینائی

نورِ اول کی روشنی تو ہے، خضرؑ و موسیٰؑ کی بندگی تو ہے
نوحؑ کی طولِ زندگی تو ہے، تو ہی عیسیٰؑ کی ہے مسیحائی

307

تو ہی ہادی تو ہی ہدایت ہے، تیری صورت میں رب کی صورت ہے

کبریا کی تو ہی سماعت ہے، تیری آنکھوں میں رب کی بینائی

ذہن سے ماورا ہے نور علیؑ، مرتضیٰؑ مصطفیٰؐ ہے نور علیؑ

لب پہ بس اِک صدا ہے نور علیؑ، یا علیؑ تو ہے رب کی سچائی